الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name	:	Maria Khanam	Serial No	:	31342
Address	:	?	Date	:	8/9/2017
Subject	:	جائز ناجائز	Contact No	:	
Writer	:	بشیر احمد بہادر	Email	:	

MODE: **Regular**

Asalamualaikum,
1.Ek Deobandi Alim Sab Ko Galat Ilzam Laga kar Jail Me Dala gaya Aur Alhmdulilah Rihai Mili Lekin Logon Ne Khush Hokar Airport Se Ghar Tak Alim Sab Ko Lane Ke Liye Juloos Nikala Kya Ye Biddat Hai ?
Agar Nahi Tab Milad Un Nabi Ka Jo Juloos Sharai Daire Me Reh Kar Nikala Gaya Uss Ko Kyun Biddat Kaha Jata Hai ?
Inn Upar Ke Do Julooson Me Aakhir Farq Kya Hai ?
2.Touheen E Risalat Par India Ke Ulema E Deoband Ne Sadakon Par Baith Kar Ehtejaj Kiya Kya Ye Biddat Hai ?
3.Mai Puchne Ye Chahta Hoon Ke Aaj Bahut Se Kaam Sunnat Me Nahi Milte Tab Kya Har Naya Kaam Biddat Hai Jaise Ke Upar Diya gaya Juloos Aur Ek Ehtejaj Darj Hai Jo Sunnat Se Saabit Nahi Tab Kya Biddat Hai ?
Sunnat Aur Biddat Ki Aasani Se Pehchan Kaise Ho
Aap Tafseel Se Jawab De Jazakallah.

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

(1)۔۔ایک دیوبندی عالم صاحب کو غلط الزام لگا کر جیل میں ڈالا گیا اور الحمد للہ اب رہائی ملی، لیکن لوگوں نے خوشی میں ایئر پورٹ سے گھر تک عالم صاحب کو لانے کے لیے جلوس نکالا، کیا یہ بدعت ہے؟ اگر نہیں تو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس شرعی دائرے میں رہ کر نکالا جائے تو اس کو بدعت کیوں کہا جاتا ہے؟ ان دونوں جلوسوں میں آخر فرق کیا ہے؟

(2)۔۔توہین رسالت پر انڈیا کے علماء دیوبند نے سڑکوں پر بیٹھ کر احتجاج کیا، کیا یہ بدعت ہے؟

(3)۔۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج بہت سے کام سنت میں نہیں ملتے تو کیا ہر نیا کام بدعت ہے، جیسا کہ اوپر دیئے گئے جلوسوں اور ایک احتجاج درج ہے جو سنت سے ثابت نہیں ہے تو کیا یہ بدعت میں داخل ہوں گے؟ سنت اور بدعت کی آسان سی پہچان کیسی ہو؟ آپ تفصیل سے جواب دیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

بدعت دین کے معاملے میں ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو مقتضی ہونے کے باوجود نہ تو عہد رسالت میں کیا گیا، نہ عہد صحابہ وتابعین اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر سے اس کا لزوم ملتا ہو اور نہ ترک پر نکیر اور نہ اس زمانے میں اس کی کوئی اصل اور نظیر موجود ہو اور اس کو دین کا حصہ سمجھ کر ثواب کی غرض سے کیا جائے چنانچہ میلاد کے جلسے اور جلوس دین کا لازمی حصہ شمار کئے جاتے ہیں اور نہ کرنے والوں کو طعنے دیئے جاتے ہیں اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وھابی وغیرہ مختلف القابات سے نوازا جاتا ہے، اس لیے اسے بدعت کہا جاتا ہے، جبکہ کسی عالم کا استقبال اور توہین رسالت کے خلاف احتجاج میں یہ صورت نہیں پائی جاتی ہے، یہ محض مباح سمجھ کر بوقت ضرورت اکراما یا بطور حربہ کیے جاتے ہیں، اس کو دین کا جزو لازم قرار نہیں دیا جاتا اور نہ ہی اس کے ترک کرنے والے کو وھابی وغیرہ کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔

ففی حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : طريقة مسلوكة في الدين
بقول أو فعل من غير لزوم و لا إنكار على تاركها و ليست خصوصية .

(جاری ہے)

فقولنا طريقة الخ كالجنس يشمل السنة وغيرها وقولنا من غير لزوم فصل خرج به الفرض وبلا إنكار أخرج الواجب وقولنا وليست خصوصية خرج به ما هو من خصائصه ﷺ كصوم الوصال اه(ص: 41)

وفي مجموعة قواعد الفقه: البدعة هي الامر المحدث الذى لم يكن عليه الصحابة والتابعين ولم يكن مما اقتضاه الدليل الشرعي۔ (204)۔

والله تعالیٰ اعلم

بشیر الرحمٰن عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

27/ربیع الاول/1439ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ

٢٧/٣/١٤٣٩ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ

٢/٢/١٤٣٩ھ

نائب رئیس

رئیس

دار الافتاء

21/12/17